007- Mas'alah HAZIR O NAZIR (Part-2)

>>>>>>>> [PART-2] <<<<<<<<

Topic:˘
007-Mas'alah HAZIR-o-NAZIR say Motalliq FIRQAWARANA NAZRIYAAT ka TAHQEEQI jaizah (3-ILMI Points)

Youtube Link:˘
https://youtu.be/1SqPFzIFjF4

اِس لیکچر میں دئے گئے حوالہ جات + اِلزامی جوابات
References + Anti Venums:˘

Time Track [59:38]
59 منٹ 38 سیکنڈ پر شروع ...

ایک اَور آیت سے حاضر و ناظر کا عقیدہ نکالنے کی کوشش کی گئی ہے!!

8 : سورۃ الانفال 33 **[ترجمہ کنزالایمان]**
اور اللّٰہ کا کام نہیں کہ اِنہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم اِن میں تشریف فرما ہو، اور اللّٰہ اِنہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

اِس آیت سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ حضور ہم میں اب تک موجود ہیں، اِسی لئے ہم پر عذاب نہیں آتا۔

[جاء الحق، صفحہ 69]

۷) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (پارہ ۹ سورہ ۸ آیت ۳۳)

''اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔''

یعنی عذاب الٰہی اس لئے نہیں آتا کہ ان میں آپ موجود ہیں اور عام عذاب تو قیامت تک کسی جگہ بھی نہ آوے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام قیامت تک ہر جگہ موجود ہیں۔ بلکہ روح البیان میں فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام ہر سعید و شقی کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کا ذکر تیسری فصل میں آتا ہے۔

حالانکہ اِس اُمتِ محمدیہ ﷺ پر بھی عذاب آئیں گے۔

Sahih Bukhari Hadees # 5590
Abu Dawood Hadees # 4039
Ibn e Maja Hadees # 4020
Mishkat Hadees # 5343

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :" میری اُمت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو، خز (ہلکی قسم کا ریشم) اور عام ریشم ، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے ، اور کچھ لوگ پہاڑ کے دامن کی

طرف اتریں گے اَن کے ساتھ اَن کے مویشی آئیں گے ، ایک آدمی کسی ضرورت کے تحت اُن کے پاس آئے گا ، تو وہ کہیں گے ، کل آنا ، اللہ اُنہیں راتوں رات عذاب میں مبتلا کر دے گا اور پہاڑ اُن پر گرا دے گا جبکہ باقی لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے روزِ قیامت تک **بندر اور خنزیر** بنا دے گا۔" Sahih Hadees

لوگوں نے غلط بیانی کی ہے کہ اِس اُمت پر عذاب نہیں آئے گا۔۔!! جس حدیث میں نبیﷺ نے فرمایا کہ اُمت کو عذاب نہیں آئے گا وہ تو اللہ سے دعا کی تھی کہ ایسا عذاب نہ آئے کہ پوری کی پوری اُمت ہلاک ہو جائے... چھوٹے چھوٹے عذاب تو آتے رہتے ہیں۔۔

Sahih Muslim H # 7258, 7260
Jam e Tirmazi H # 2175, 2176
Musnad Ahmad H # 7789
Mishkaat H # 5750

رسول اللہﷺ نے فرمایا : " ... میں نے اپنے رب سے اپنی اُمت کے لیے یہ سوال کیا کہ وہ اِس کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور اُن کے علاوہ سے اِن پر کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو مجموعی طور پر اُن سب (کی جانوں) کو روا کر لے ۔ بے شک **میرے رب نے فرمایا** : " اے محمدﷺ! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ ردّ نہیں ہوتا۔ بلاشبہ مَیں نے آپ کی اُمت کے لیے آپ کو یہ بات عطا کردی ہے کہ اُن کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور اُن پر اُن کے علاوہ سے کسی اَور دشمن کو مسلط نہ کروں گا، جو اُن سب (کی جانوں) کو روا قرار دے لے۔ چاہے اُن کے اطراف والوں کے اندر سے ہی اکٹھے کیوں نہ ہوں جائیں۔ یہاں تک کہ یہ (خود) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے۔ اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔" Sahih Hadees

حالانکہ اُس آیت سے پچھلی آیت پڑھ لیتے تو یہ شُبہ دُور ہو جاتا تھا۔ یہ ابو جھل اور اُس کے ماننے والوں نے کہا تھا کہ

8 : سورة الأنفال 32

اور جب کہ اُن لوگوں نے کہا کہ اے اللّٰه! اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر کوئی درد ناک عذاب واقع کردے۔

اِس کے جواب میں اللّٰه پاک نے فرمایا کہ جب تک آپﷺ اِن میں موجود ہیں تب تک عذاب نہیں دے گا۔ کیونکہ جب عذاب آنا ہوتا ہے تو اللّٰه تعالیٰ اُس بستی سے نیک لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

¤ نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کو پہلے کَشتی میں سوار کیّا ، پھر باقیوں کو عذاب آیا۔
¤ موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کو پہلے اُس علاقے سے نکالا، پھر باقیوں کو غرق کیا۔
¤ لوط علیہ السلام کو بھی اُن کے علاقے سے باہر بھیجا، پھر باقی لوگوں پر عذاب آیا۔
تو مکّہ میں آپﷺ کے ہوتے ہوئے عذاب کیسے آ سکتا تھا؟؟ لیکن 《**مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب**》 کو اِس آیت سے حاضر و ناظر کا عقیدہ نکالتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ (العیاذ باﷲ تعالیٰ)

ww.alahazratnetwork.org

تفسیر نعیمی — 539 — قال الملا ۔ انفال

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب دے انہیں حالانکہ آپ ان میں ہوں اور نہیں ہے اللہ عذاب دینے والا انہیں حالانکہ

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جبکہ اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب

يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

وہ بخشش مانگتے ہیں اور کیا ہے واسطے ان کے کہ نہ عذاب دے انہیں اللہ حالانکہ وہ روکتے ہیں حرمت
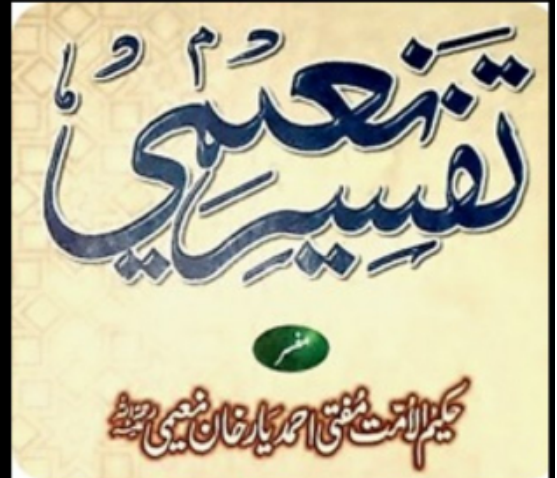
کہ زمینی عام عذاب۔ 2۔ یہ دونوں ضمیریں سارے مکہ والوں کی طرف لوٹتی ہوں اور ان میں حضور انور کے ہونے سے مراد ہو حضور کا بلاواسطہ ان میں ہونا یا بالواسطہ ان میں ہونا اس طرح کہ مسلمان وہاں رہیں اور عذاب سے مراد ہو غیبی آسمانی عذاب یعنی ہم مکہ والوں پر عذاب نہ بھیجیں گے جب کہ ان میں آپ یا آپ کے معتقد مومنین رہیں اس کی تفسیر وہ آیت ہے **لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا** اگر مکہ سے مسلمان نکل جاتے تو ہم ان پر عذاب بھیج دیتے۔ 3۔ ان دونوں ضمیروں سے مراد ہیں سارے تاقیامت انسان جن میں کفار مکہ بھی داخل ہیں اور حضور انور کے ان میں ہونے سے مراد ہے روحانی طور پر ان میں رہنا اور عذاب سے مراد ہے غیبی آسمانی عذاب جو پچھلی امتوں پر آئے یعنی ہم تاقیامت غیبی عذاب نہیں بھیجیں گے کیونکہ اے محبوب آپ ان میں جلوہ گر ہیں کہ کوئی گھڑی آپ سے دنیا خالی نہیں ہر جگہ آپ موجود ہیں اس کی تفسیر وہ آیت ہے **یاایها الناس قد جاءکم برهان من ربکم** وہ آیت کہ **لقد جاءکم رسول۔ قد جاءکم من اللہ نور** وغیرہ فقیر کے نزدیک یہ تیسری تفسیر قوی تر ہے کیونکہ حضور انور کی تشریف آوری سے تاقیامت دنیا میں عام غیبی عذاب آنا بند ہو گئے ورنہ ہمارے گناہ گزشتہ عذاب والی قوموں سے کہیں زیادہ ہیں لہٰذا یہ فرمان عالی حضور انور کی رحمت عام ہونے حضور کے ہر جگہ جلوہ فرما ہونے کی قوی دلیل ہے **وماکان اللہ معذبهم وهم یستغفرون** یہ عبارت معطوف ہے پہلے

یہ آیات خاص طور پر کافروں کے بارے میں تھیں کہ جب تک آپ ﷺ اِن میں موجود ہیں اِنہیں عذاب نہیں آئے گا!! لیکن **مفتی صاحب** نے یہ آیت مسلمانوں پے لگا دی۔۔

[صحیح بخاری، حدیث 6929 کے بعد]

باب: خارجیوں اور بے دینوں سے ان پر دلیل قائم کرکے لڑنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد (یعنی ایمان کی توفیق دینے کے بعد) ان سے مؤاخذہ کرے جب تک ان سے بیان نہ کرے کہ فلاں فلاں کاموں سے بچے رہو۔'' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اس کو طبری نے وصل کیا) خارجی لوگوں کو بدترین خلق اللہ سمجھتے تھے، کہتے تھے انہوں نے کیا کیا جو آیتیں کافروں کے باب میں اتری تھیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

》》》》》》》》》 POINT-3 《《《《《《《《《

" اُن آیات اور احادیث کا بیان ، جن کو indirectly یعنی ایر پھیر کر کے، حاضر و ناظر کا عقیدہ نکالا گیا۔۔۔"

لوگوں کے یہ دلائل پچھلے والے دلائل سے بھی کمزور ہیں۔ اور آپ حیران ہوں گے کہ

"خود بدلتے نہیں! قرآن کو بدل دیتے ہیں"

105 : سورۃ الفیل ، 1 [ترجمہ: **کنزالایمان**]

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ۔

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے اُن ہاتھی والوں (کا) کیا حال کیا۔

یہ ابرہہ کے لشکر کی طرف اِشارہ ہے جو کعبہ پر چڑھائی کرنے کے لئے ہاتھیوں پر سوار ہو کر آیا تھا۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی پیدائش کے سال ہوا تھا۔

اللّٰہ تعالیٰ نبی ﷺ کو کہتے ہیں کہ "کیا تم نے دیکھا نہیں؟"۔ اِس آیت سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ "نبی ﷺ ابرہہ کے لشکر کو اُس وقت بھی دیکھ رہے تھے(یعنی حاضر و ناظر تھے) اِسی لئے اللّٰہ نے کہا ہے کہ "کیا تم نے دیکھا نہیں؟"

حالانکہ عربی زبان میں اِس طرح کے جملے "محاورتن" بولے جاتے ہیں!! لیکن اگر پھر بھی کسی نے اِس آیت سے یہی نتیجہ نکالنا ہے کہ نبی ﷺ حاضر و ناظر تھے تو اِس طرح تو 《کافر لوگ》، نبی ﷺ سے بھی پہلے حاضر و ناظر ہیں!! جس کا حوالہ یہ ہے!!

21 : سورة الأنبياء 30

اَوَ لَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا ؕ وَ جَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ۔

کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے اُنہیں جدا کیّا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیّا ، کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے؟

یہاں بھی "کافروں کے دیکھنے" کے الفاظ ہیں! جو لفظ بہ لفظ ترجمہ دیکھنے سے واضح ہو جائے گا۔ اِن جملوں سے مراد یہی ہے کہ "کیا قدرت کی نشانیوں کو نہیں دیکھا..." نہ کہ یہ مطلب نکالا جائے کہ "کافر بھی اُس وقت حاضر و ناظر تھے اور زمین و آسمان کو جدا ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے!!

اِسی طرح ایک اَور آیت پیش کرتے ہیں

2 : سورة البقرة 54

یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام (یہ نعمت لیے ہوئے پلٹے ، تو اُس) نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگو ، ”تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر

سخت ظلم کیا ہے ، ---

اِس آیت سے استدلال کر کے کہا جاتا ہے کہ "یاد اُس کو کروایا جاتا ہے جس کے سامنے کوئی واقعہ پیش آئے۔ لہذا نبی ﷺ کو یاد کروایا جا رہا ہے، اِس کا مطلب حضور ﷺ اُس وقت وہاں موجود تھے۔" (انا للّٰہ و انا علیہ راجیعون)
حالانکہ یہ اِس لئے نہیں کہا جا رہا بلکہ اِس لئے کہا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ کے ذریعے اُمّت تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات پہنچائے جائیں، تاکہ یہ واقعات آپ ﷺ کی نبوّت پر دلیل بنیں، کہ آپ ﷺ کی پیدائش سے دو ہزار 2,000 سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ یہ معاملات ہوئے۔ اور آپ ﷺ کی پیدائش سے تقریباً پانچ سو 500 سال پہلے حضرت عیسیٰ اور اُن کی والدہ (علیھما السلام) کے معاملات ہوئے۔ آپ ﷺ یہ تمام واقعات بیان کر رہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے کہِیں سے کوئی تعلیم نہیں لی۔ اللّٰہ نے آپ ﷺ کو سِکھایا ہے۔ آپ ﷺ اپنی پیدائش سے پہلے کے واقعات بیان کر رہے ہیں!! یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ پر وَحی نازل ہوتی ہے نہ کہ آپ ﷺ اپنے طور پر جان لیتے ہیں۔!! اِس کی دلیل اگلی آیت ہے

---

3 : سورۃ آل عمران ، 44 [ترجمہ: کنزالایمان]
یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور **تم اُن کے پاس نہ تھے** جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور **تم اُن کے پاس نہ** تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

حضرت مریم علیہ السلام کے والد کی وفات کے بعد اُن کی کفالت کے بارے میں اختلافِ رائے پیدا ہُوا تو اُس کا فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعے کیّا گیا۔۔۔ اُس زمانے میں قرعہ، قلموں کے ذریعے ڈالا جاتا تھا اِس لئے یہاں قلم ڈالنے کا ذکر کیا گیا ہے۔
ہمارے محبوب ﷺ وہاں موجود نہیں تھے تب بھی آپ ﷺ یہ باتیں

بیان کر رہے ہیں۔ اِس لئے کہ آپﷺ پر وَحی ہوتی ہے اور یہی نبوّت کی دلیل بھی ہے۔
اللّٰہ پاک کہہ رہے ہیں کہ "آپﷺ وہاں موجود نہیں تھے"۔ اور ﴿مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب﴾ نے "جاءالحق" میں لکھا ہے کہ :
"اِس آیت میں حاضر کی نفی ہے لیکن ناظر کی نفی نہیں ہے، یعنی حضورﷺ یہ واقعہ دُور سے دیکھ رہے تھے، جیسا کہ آج اپنے قبرِ انور سے ہمیں دیکھ رہے ہیں۔"
اِن کی یہ دلیل کُچھ حد تک مضبوط ہے کہ "حاضر کی نفی ہے، ناظر کی نفی نہیں ہے"۔ لیکن اُن کا یہ دعویٰ غلط ہے کیونکہ اللّٰہ پاک قُرآن کی حفاظت خود کرتا ہے۔ اگلی آیت میں حاضر کی بھی نفی ہے اور ناظر کی بھی نفی ہے۔

28 : سورة القصص 44
وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔
اور (اے پیغمبر) تم اُس وقت (کوہ طور کی) مغربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ کو احکام سپرد کیّے تھے اور نہ تم اُن لوگوں میں سے تھے جو اِس کا مشاہدہ کر رہے ہوں۔

اِس آیت میں، حاضر و ناظر ، دونوں کی نفی ہے۔ اب بھی اگر لوگ اِس آیت کا جواب دیتے ہیں تو اُنہیں اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔۔
اور ﴿مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب﴾ نے ایسا ہی کیّا اور "جاءالحق" میں آدھی آیت بیان کر کے کہا کہ : "اِس آیت میں یہ لکھا ہے کہ حضورﷺ وہاں موجود نہیں تھے، یہ نہیں لکھا کہ حضورﷺ شاہد (گواہ) بھی نہیں تھے؟؟"
(استغفراللّٰہ من ذالک) قرآن کی آدھی آیت کو مان لیّا اور آدھی کو چھوڑ دیا۔

Surat No 3 : Ayat No 61

... لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ... ...جھوٹوں پر اللّٰہ کی لعنت ...

2 : سورة البقرة 85
... کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو؟ اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے اُس کی سزا اِس کے سِوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار ، اور اللّٰہ تعالٰی تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

اِسی آیت کا ترجمہ کرتے وقت 《**احمد رضا خان صاحب**》 بھی اپنے مقدمے سے ہٹ گئے اور آپ حیران ہوں گے کہ کِس درجے تک اُنہوں نے خیانت کی۔۔!! ہر جگہ پر 《شاہد》 کا ترجمہ "حاضر ناظر" کرتے رہے اور 《شہید》 کا ترجمہ "گواہ" کرتے رہے، لیکن اِس آیت میں 《شاہد》 کا ترجمہ خالی "حاضر" کر دیا ہے۔ اُنہوں نے ترجمہ کیّا کہ:

28 : سورة القصص 44 [ترجمہ: **کنزالایمان**]
اور تم طور کی جانت **مغرب میں نہ تھے** جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا اور اس وقت **تم حاضر نہ** تھے۔

حالانکہ یہاں ترجمہ بننا تھا کہ "نہ آپ ﷺ حاضر تھے اور نہ ناظر تھے" لیکن 《**احمد رضا خان صاحب**》 نے دونوں کا ایک ہی ترجمہ کر دیا یعنی "نہ تو آپ ﷺ موجود تھے اور نہ حاضر تھے" (العیاذباللّٰہ تعالیٰ)

کیا اب بھی کوئی کہے گا کہ اتنےےےےے بڑےےے عُلماء ایسا نہیں کر سکتے؟؟؟ جبکہ سب چیزیں اُس کے سامنے موجود ہیں!!

اگر اِس معاملے میں 《**احمد رضا خان صاحب**》 کو تختہِ مَشق بنانا ہے تو پھر بریلوی ، دیوبندی اور اہلِحدیث عوام اور عُلماء کو اپنے بُزرگوں 《**رشید احمد گنگوہی صاحب**》، 《**شاہ عبدالعزیز محدثِ**

دہلوی》، 《شبّیر احمد عثمانی صاحب》 اور 《شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی صاحب》 کو بھی تختہِ مَشق بنانا پڑے گا۔

ایک اہم ترین بات یہ ہے کہ 《حاضر و ناظر》 کا عقیدہ تو نبیﷺ کے عِلم میں بھی نہیں تھا کیونکہ

Sahih Bukhari H # 3886, 4710
Sahih Muslim H # 428, 430
Jam e Tirmazi H # 3133
Musnad Ahmad H # 10595
Mishkaat H # 5866, 5867

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش مجھ سے میرے معراج کے بارے میں سوال کر رہے تھے ، اُنہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کےبارے میں پوچھا جو میں نے غور سے نہ دیکھی تھیں ، میں اِس قدر پریشانی میں مبتلا ہُوا کہ کبھی اِتنا پریشان نہ ہُوا تھا، تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بیت المقدس کو روشن کر دیا اور میں نے اُسے دیکھ کر قریش سے اِس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے۔

اگر نبیﷺ حاضر و ناظر ہوتے تو اِتنا پریشان کیوں ہوتے؟؟؟؟

اب جو حدیث بیان ہونے جا رہی ہے اُس سے صحابہ کا عقیدہ بھی بالکل واضح ہو جائے گا اور تین قِسم کے عقائد کی اصلاح ہو جائے گی---

《عقیدہِ حاضر و ناظر》، 《عقیدہِ عِلمُ الغیب》 اور 《عقیدہِ استعانت(غیرُ اللہ سے مدد)》

اب آپ کی مرضی ہے کہ اپنا عقیدہ صحابہ اکرامؓ والا بنانا ہے یا وہ عقیدہ بنانا ہے جو ہمارے بڑوں نے بتایا ہے۔

Sahih Bukhari H # 3064, 4088, 4090, 4096
Sahih Muslim H # 1550, 4917

... (ستر انصاری صحابی ؓ (جنہیں قراء کہا جاتا تھا) کو دھوکے سے شہید کیا گیا تو اُنھوں نے کہا) ... " اے اللّٰہ! ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے ، ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تُو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ (یہ خبر، اللّٰہ نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نبی ﷺ تک پہنچائی)

مدینہ میں نبی ﷺ موجود تھے! تب بھی صحابہ اکرام ؓ نے **اللّٰہ** کو ہی پکارا... اور اللّٰہ سے ہی دُعا کی۔
اَصل مسئلہ یہ ہے کہ غائب میں **مدد کے لئے** پکارنا شِرک ہے!!!
اختیارات کا ہونا یا نہ ہونا بحث نہیں ہے!!!
جیسا کہ اللّٰہ کے حکم سے، ہم پر بارش، فرشتے برساتے ہیں (کیونکہ اللّٰہ نے یہ اختیار فرشتوں کو دیا ہے) لیکن اگر اب ہم بارش کے لئے فرشتوں سے دُعا کریں کہ: "اے فرشتو! ہم پر بارش برساو! یا اے میکائیل (علیہ السلام) ہم پر بارش برساو" تو یہ **خالصتاً شِرک** ہو گا!!! کیونکہ غائب میں مدد کے لئے صِرف اور صِرف اللّٰہ کو پکارا جائے گا۔!!!
اِسی طرح جب ہم نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو "**اللھم** (اے اللّٰہ!)" کہہ کر بھیجتے ہیں۔ صحابہ کا عقیدہ بھی واضح ہو گیا کہ وہ بھی اپنی خبریں، اللّٰہ کے ذریعے، نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے (دعا کرتے تھے)

اُوپر والی حدیث سے 3 چیزوں کی اِصلاح ہوتی ہے :
[1] 《**عقیدہ استعانت**》 : صحابہ نے "یا رسول اللّٰہ انظر حالنا" نہیں کہا..!! حضور ﷺ کو مدد کے لئے نہیں پکارا...!! بلکہ اللّٰہ کو پکارا۔
[2]《**عقیدہ حاضر و ناظر**》 : صحابہ کا یہ عقیدہ بھی نہیں تھا کہ حضور ﷺ ہر وقت ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں۔
[3]《**عقیدہ عِلمُ الغیب**》 :صحابہ کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ حضور ﷺ خود سے غیب جان لیتے ہیں!! بلکہ اللّٰہ کے بتانے سے جانتے ہیں...
اِسی لئے صحابہ نے کسی فرشتے(جبرئیل وغیرہ) سے نہیں کہا... بلکہ اللّٰہ سے ہی دعا کی کہ "اے اللّٰہ! ہمارے حال کی خبر نبی ﷺ کو کر دینا"..

سوال: کیا نبیﷺ کی آج کی برزخی زندگی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ : "اے اللّٰہ! ہمارے حال کی خبر نبیﷺ کو کر دے؟؟؟"

جواب: آج کے دَور میں ہم نبیﷺ کو کوئی خبر نہیں پہنچا سکتے، کیونکہ اِس کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے، سِوائے "درود و سلام" کے---
ہم نبیﷺ تک "درود و سلام" پہنچا سکتے ہیں کیونکہ اِس کے متعلق احادیث بیان ہو چُکی ہیں کہ اللّٰہ ہمارا درود و سلام ، نبیﷺ تک اور تمام نیک لوگوں تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت عمر بن خطّابؓ بھی نبیﷺ کی قبر پر جا کر اُن سے دعا نہیں فرماتے تھے۔

Sahih Bukhari   Hadees # 1010, 3710
Mishkaat   Hadees # 1509

جب کبھی عمرؓ کے زمانہ میں قحط پڑتا تو عمرؓ ، عباس بن عبدالمطلبؓ کے وسیلہ سے **دعا کرتے اور فرماتے کہ** "اے اللّٰہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کریمﷺ کا وسیلہ لایا کرتے تھے۔ تو، تُو پانی برساتا تھا۔ اب ہم اپنے نبی کریمﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، تو تُو ہم پر پانی برسا۔ انسؓ نے کہا کہ چنانچہ بارش خوب ہی برسی۔
Sahih Hadees

حضرت عمر بن خطّابؓ نے اُمت کو صحیح وسیلہ شخصی سمجھا دیّا ... کیونکہ اُن کو پتا تھا کہ نبیﷺ کی وفات کے بعد ہم اُن سے کوئی رابطہ نہیں کر سکتے تھے... حالانکہ حضرت عمرؓ اور باقی صحابہ اکرامؓ بھی، نبیﷺ کے معجزات سے واقف تھے..

Sahih Bukhari   H # 169, 3576 , 4152
Musnad Ahmad   H # 11295

صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی کریمﷺ کے

سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا **آپ ﷺ نے فرمایا** **کیا بات ہے؟** **لوگوں نے کہا کہ** جو پانی آپ کے سامنے ہے، اِس پانی کے سِوا نہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا اور ہم سب لوگوں نے اُس پانی کو پیّا بھی اور اُس سے وضو بھی کیّا۔
مَیں (جابرؓ) نے پوچھا آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا۔ ویسے ہماری تعداد اُس وقت **پندرہ سو 1,500** تھی۔ Sahih Hadees

قحط سالی ہونے پر ، معجزات جانتے ہوئے بھی اُنھوں نے نہیں کہا کہ "یا رسول اللہ ﷺ! قبرِ انور سے ہاتھ باہر نکالیں تاکہ پانی کے چشمے جاری ہو جائیں!"
ایک جھوٹا واقعہ 《**شیخ زکریا صاحب**》 نے "فضائل حج" میں لِکھا اور 《**الیاس قادری صاحب**》 نے "فیضانِ سُنت" میں لکھا کہ:
555ھ میں 《سید احمد رفاعی صاحب》 کے لئے نبی ﷺ نے قبرِ انور سے ہاتھ باہر نکالا، جو نوے ہزار 90,000 لوگوں نے دیکھا۔۔
(العیاذباﷲ تعالیٰ)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

حج اور عمرہ کو خالص اللہ جل شانہٗ کے لئے پورا کیا کرو

فَضَائِلِ حج

جس میں حج، عمرہ، زیارت کے فضائل وآداب اور عاشقانِ خدا کے بہت سے واقعات شرح وبسط سے بیان کئے گئے ہیں۔

مؤلفہ: حضرت مولانا الحاج الحافظ المحدث محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

دَارُالْاِشَاعَت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون 2213768

ہاتھ میں گلاس تھا جس میں سبزی رنگ کا شربت تھا۔ انھوں نے مجھے پینے کے لئے دیا میں نے تین مرتبہ پیا مگر اس گلاس میں سے کچھ کم نہ ہوا پھر انھوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کہاں جارہے ہو میں نے کہا کہ مدینہ طیبہ حاضری کا ارادہ ہے تاکہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام کروں اور حضور ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو سلام کروں انھوں نے فرمایا کہ جب تم مدینہ پہنچ جاؤ اور حضور ﷺ کی اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام کر چکو تو یہ عرض کر دینا کہ رضوان آپ تینوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتے تھے۔ (روض) رضوان اس فرشتہ کا نام ہے جو جنت کے ناظم ہیں۔

(۱۳) سید احمد رفاعیؒ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے۔

حالة البعد روحی کنت ارسلها ... تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ دولة الاشباح قد حضرت ... فامدد یمینك کی تحظی بھا شفتی

ترجمہ اشعار:۔ دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس ﷺ بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔

اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اس کو چوما (الحاوی للسیوطی) کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہٗ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ (البنیان المشید)

(۱۴) سید نور الدین ایجی شریف عفیف الدینؒ کے والد ماجد کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ' تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھا سنا کہ قبر شریف سے وعلیک السلام یا ولدی کا جواب ملا۔ (الحاوی)

(۱۵) شیخ ابونصر عبدالواحد بن عبدالملک بن محمد بن ابی سعد الصوفی الکرخیؒ فرماتے ہیں کہ حج سے فراغت کے بعد زیارت کیلئے حاضر ہوا حجرہ شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ شیخ ابوبکر دیار بکریؒ تشریف لائے اور مواجہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا السلام علیك یارسول اللہ تو میں نے حجرہ شریفہ کے اندر سے یہ آواز سنی وعلیك السلام یا ابابکر اور اس کو سب لوگوں نے جو اس وقت حاضر تھے سنا۔ (الحاوی)

(۱۶) یوسف بن علیؒ کہتے ہیں کہ ایک ہاشمی عورت مدینہ طیبہ میں رہتی تھی۔ اور بعض خدام اس

نبی ﷺ کو صرف خواب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں!! خوابوں کو دلیل بنا کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ "نبی ﷺ حاضر و ناظر ہیں ، اِسی لئے خواب میں آج کے حالات بتا رہے ہیں۔" ×××

اِس کی دلیل آگے بیان ہو گی---

[اعتراض : ایک اَور حساس مسئلہ پیش کیّا جاتا ہے کہ قبر میں

سوال جواب کے دوران نبی ﷺ کا چہرہ مبارک دِکھایا جاتا ہے۔
ایک دِن میں تقریباً سَوا لاکھ 1,25,000 لوگ مرتے ہیں، ہر قبر
میں نبی ﷺ موجود ہوتے ہیں تو نبی ﷺ حاضر و ناظر ہی ہوئے
نا---؟؟؟؟]

]جواب : حدیث میں ہے کہ تیسرا سوال یہ ہو گا : " تُو اِس مرد کے
بارے میں دنیا میں کیا کہا کرتا تھا؟؟"

Abu Dawood H # 4753
Jam e Tirmazi H # 3120
Ibn e Maja H # 4268
Silsila tus sahiha H # 3258
Musnad Ahmad H # 3028, 3302
Mishkaat H # 125, 131, 139

---: مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ
الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: **مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟** قَالَ: فَيَقُولُ:
هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ---

(دفنانے کے بعد مُردے کے) پاس دو فرشتے آتے ہیں، اُسے بٹھاتے ہیں
اور اُس سے پوچھتے ہیں: تمہارا رب (معبود) کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے،
میرا رب (معبود) اللّٰہ ہے، پھر وہ دونوں اُس سے پوچھتے ہیں: تمہارا
دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: **یہ
کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟** وہ کہتا ہے: وہ اللّٰہ کے رسول ﷺ
ہیں،
--- (جب بد روح سے پوچھا جاتا ہے کہ) **یہ آدمی کون ہے جو تم
میں بھیجا گیا تھا؟** وہ کہتا ہے: ہا ہا! مجھے نہیں معلوم --- Sahih
Hadees

]نوٹ : حدیث میں ایسا کہیں ذکر نہیں ہے کہ نبی ﷺ سامنے موجود
ہوں گے تب یہ سوال پوچھا جائے گا---]
لوگ کہتے ہیں کہ یہاں 《ھذا》 کا لفظ ہے، اور 'ھذا' کا لفظ "قریب

موجود سامنے والے شخص" کے لئے استعمال ہوتا ہے... لہذا نبیﷺ قبر میں موجود ہوتے ہیں...

میرے بھائیو!! اگر ہم اِس طرح سے عقائد بنائیں گے تو عربی زبان کا بھی جنازہ نکل جائے گا اور ہمارا بھی... کیونکہ عربی میں 《هذا》 کا لفظ "دُور کے لئے" بھی استعمال ہوتا ہے یعنی اُس کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جو موقع پر موجود نہیں ہوتا...!! جیسا کہ شاہِ روم نے نبیﷺ کا پوچھا تو 'هذا الرجل' کا لفظ استعمال کیا، جبکہ نبیﷺ وہاں موجود نہیں تھے...

Sahih Bukhari H # 7, 2941, 4553
Sahih Muslim H # 4607
Silsila tus sahiha H # 1026, 2171
Mishkaat H # 5861

... أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ **أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ** ؟ فَقَالَ : أَبُو سُفْيَانَ ، فَقُلْتُ : أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا ...

ہرقل (شاہِ روم) نے اُن کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بلانے کو بھیجا اور اُس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے ملک شام گئے ہوئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسول اللّٰہﷺ نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیّا ہوا تھا۔ جب ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیاء پہنچے جہاں ہرقل نے دربار طلب کیّا تھا۔ اُس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ (علماء وزراء امراء) بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے اُن کو اور اپنے ترجمان کو بلوایا۔ پھر اُن سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا زیادہ قریبی عزیز ہے؟
ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اُس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں ...

لہذا اِس سے پتا لگتا ہے کہ عربی میں 'ھذا' کا صیغہ تیسرے شخص کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے (یعنی جو سامنے موجود نہ ہو)۔
اگر قبر میں سوال کے 'ھذا' سے مراد یہ لیا جائے کہ 'نبی ﷺ سامنے موجود ہوں گے' تو جواب میں بھی یہی ہونا چاہئے تھا کہ 《ھذا محمد الرسول ﷺ》 !! لیکن ایسا نہیں ہوتا... کیونکہ احادیث میں ہے کہ جواب دینے والا شخص کہتا ہے کہ :

.. هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .. (وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں)

یعنی وہ عربی لفظ '**هُوَ**' استعمال کر کے، غائب کے صیغے میں، جواب دیتا ہے.. اور ایک حدیث میں تو نبی ﷺ کا نام بھی لیا جاتا ہے...

Sahih Bukhari Hadees # 1338
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي **هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ؟
قبر میں فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس شخص محمد ﷺ کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے؟

مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب نے **جاءالحق** میں لکھا ہے کہ : "
اگر نبی ﷺ قبر میں حاضر نہیں ہوتے تو مُردے کو سوال کرنا چاہئے کہ فرشتے کس شخص کی بات کر رہے ہیں، جبکہ مُردہ اُس شخص (نبی ﷺ) کا بتا دیتا ہے۔ لہذا نبی ﷺ ہر قبر میں حاضر ہوتے ہیں"

[جاء الحق، صفحہ 71]

قسطلانی شرح بخاری جلد ۳ صفحہ ۳۹۰ کتاب الجنائز میں ہے۔

فَقِيلَ يُكْشَفُ لِلْمَيِّتِ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ بُشْرٰى عَظِيمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ صَحَّ

"کہا گیا ہے کہ میت سے حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ نبی علیہ السلام کو دیکھتا ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے بڑی خوشخبری ہے اگر ٹھیک رہے۔"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہذا الرجل معہود ذہنی کی طرف اشارہ ہے کہ فرشتے مردہ سے پوچھتے ہیں کہ وہ جو تیرے ذہن میں موجود ہیں انہیں تو کیا کہتا تھا؟ مگر یہ درست نہیں کیونکہ ایسا ہوتا تو کافر میت سے سوال نہ ہوتا کیونکہ وہ تو حضور علیہ السلام کے تصور سے خالی الذہن ہے۔ نیز کافر اس کے جواب میں یہ نہ کہتا۔ میں نہیں جانتا بلکہ پوچھتا تم کس کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ اس کے **لَا اَدْرِی** کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضور کو آنکھوں سے دیکھ تو رہا ہے مگر پہچانتا نہیں اور یہ اشارہ خارجی ہے۔

اس حدیث اور عبارتوں سے معلوم ہوا کہ قبر میں میت کو حضور علیہ السلام کا دیدار کرا کر سوال ہوتا ہے تو اس شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں۔ کیا کہتا تھا ہذا اشارہ قریب ہے معلوم ہوا کہ دکھا کر قریب کر کے پھر پوچھتے ہیں۔ اسی لئے حضرات صوفیائے کرام اور عشاق موت کی تمنا کرتے ہیں اور قبر کہ پہلی رات کو دولہا کے دیدار کی رات کہتے ہیں۔

حالانکہ حدیث میں وہ الفاظ بھی ہیں جس میں کہا جائے گا کہ "تمہارا نبی کون ہے؟" اور اِن احادیث کے بہت سے طُرق (اِسناد) ہیں۔ 《مسند احمد》 میں ، 《صحیح ابن حبّان》 میں ، 《المستدرک للحاکم》 میں بھی اِس کی اسناد ملتی ہیں۔۔
[مسند احمد ، جلد 6 ، صفحہ نمبر 140، 352، 353]
ان صحیح احادیث میں یہ بھی موجود ہے کہ مُردہ سوال کرتا ہے کہ : "آپ (فرشتے) مُجھ سے کس مرد کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟؟" جس پر فرشتے کہتے ہیں کہ : "محمد ﷺ کے بارے، اُس شخص کے بارے میں جو تم میں پیغمبر بنا کر بھیجا"۔۔

مسند احمد (اسلام360)، حدیث 3304
مسند احمد (مترجم) ، حدیث 27516

(۲۷۵۱٦) حدثنا حجين بن المثنى قال حدثنا عبد العزيز يعني ابن ابي سلمة الماجشون عن محمد يعني ابن المنكدر قال كانت اسماء تحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال اذا دخل الانسان قبره فان كان مؤمنا احف به عمله الصلاة والصيام قال فياتيه الملك من نحو الصلاة فترده ومن نحو الصيام فيرده قال فيناديه اجلس قال فيجلس فيقول له ماذا تقول في هذا الرجل يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال محمد قال انا اشهد انه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول وما يدريك ادركته اشهد انه رسول الله قال يقول على ذلك عشت وعليه مت وعليه تبعث قال وان كان فاجرا او كافرا قال جاء الملك وليس بينه وبينه شيء يرده قال فاجلسه قال يقول اجلس ماذا تقول في هذا الرجل قال اي رجل قال محمد قال يقول والله ما ادري سمعت الناس يقولون شيئا فقلته قال فيقول له الملك على ذلك عشت وعليه مت وعليه تبعث قال وتسلط عليه دابة في قبره معها سوط تمرته جمرة مثل غرب البعير تضربه ما شاء الله صماء لا تسمع صوته فترحمه

(۲۷۵۱٦) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جب انسان کو اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے اور وہ مؤمن ہو تو اسے اس کے اعمال مثلاً نماز، روزہ اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں، فرشتہ، عذاب نماز کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو نماز اسے روک دیتی ہے، روزے کی طرف سے آنا چاہے تو روزہ روک دیتا ہے، وہ اسے پکار کر بیٹھنے کے لئے کہتا ہے چنانچہ انسان بیٹھ جاتا ہے، فرشتہ اس سے پوچھتا ہے کہ تو اس آدمی یعنی نبی علیہ السلام کے متعلق کیا کہتا ہے؟ وہ پوچھتا ہے کون آدمی؟ فرشتہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، فرشتہ کہتا ہے کہ تو اسی پر زندہ رہا اور اسی پر تجھے موت آگئی اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مترجم ۱۸۱ مُسند النساء

اور اگر مردہ فاجر یا کافر ہو تو جب فرشتہ اس کے پاس آتا ہے تو درمیان میں اسے واپس لوٹا دینے والی کوئی چیز نہیں ہوتی، وہ اسے بٹھا کر پوچھتا ہے کہ تو اس آدمی کے متعلق کیا کہتا ہے؟ مردہ پوچھتا ہے کون آدمی؟ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مردہ کہتا ہے بخدا! میں کچھ نہیں جانتا، میں لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنتا تھا، وہی کہہ دیتا تھا، فرشتہ کہتا ہے کہ تو اسی پر زندہ رہا، اسی پر مرا اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا، پھر اس پر قبر میں ایک جانور کو مسلط کر دیا جاتا ہے، اس کے پاس ایک کوڑا ہوتا ہے جس کے سرے پر چنگاری ہوتی ہے جیسے اونٹ کی نوک ہو، جب تک خدا کو منظور ہوگا وہ اسے مارتا رہے گا، وہ جانور بہرا ہے جو آواز سن ہی نہیں سکتا کہ اس پر رحم کھالے۔

جلد دوازدہم
مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مترجم
حدیث نمبر: ۲۶۹۴۵ تا حدیث نمبر: ۲۸۱۹۹
مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال
مکتبہ رحمانیہ
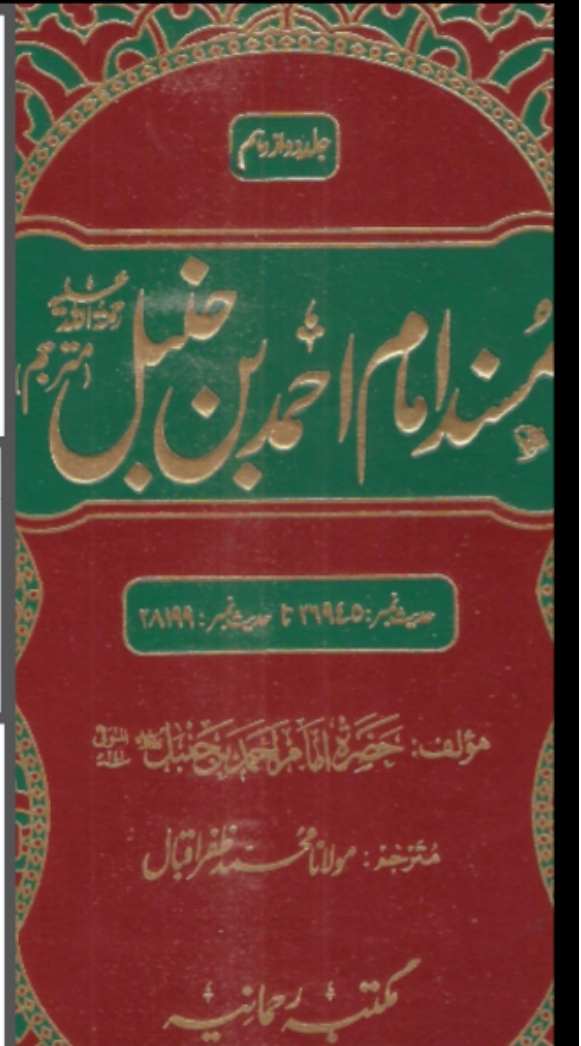
مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کا مسئلہ حل ہو گیا کہ مُردہ پوچھتا کیوں نہیں... جبکہ اِن احادیث میں مُردے نے پوچھ لیا ہے۔

قبر میں 3 سوال ہونے ہیں ..

Jam e Tirmazi   Hadees # 3120

نبی اکرم ﷺ نے .... فرمایا: ... قبر میں پوچھا جائے گا: «من ربك؟» تمہارا رب، معبود کون ہے؟ «وما دينك؟» تمہارا دین کیا ہے؟ «ومن نبيك؟» تمہارا نبی کون ہے؟“ Sahih Hadees

لیکن ہمارے عُلماء نے جو عقیدہ ہمیں دیا ہے اَس کے مطابق قبر میں 2 سوال مزید ہونے چاہئے تھے کہ (تمہاری فقہ اور مسلک کون سا ہے) اور (تم کس امام کی پیروی کرتے ہو).. العیاذ بااللہ تعالیٰ

عام آدمی تک بات پہنچانے کے لئے ایک اَور حدیث پیش کر دوں کہ ایک عورت کے فوت ہونے کی خبر نبیﷺ کو نہیں ہوئی --- یقین جانئے کہ اِس طرح کی حدیث بتاتے ہوئے شرم آتی ہے، لیکن چونکہ بات سمجھانا مقصد ہے اِسی لئے پیش کی جا رہی ہے----

Sahih Bukhari H # 1337
Sahih Muslim H # 2215
Musnad Ahmed H # 3168, 3169
Masabeeh H # 1659

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون ، جو کہ مسجد کی صفائی کیّا کرتی تھیں ، رسول اللہ ﷺ نے اُسے نہ دیکھا تو آپ نے اُس کے بارے میں سوال کیّا ، صحابہ نے عرض کیّا ، وہ تو وفات پا چکی ۔ **آپ ﷺ نے فرمایا** :" تم نے مجھے کیوں نہ مطلع کیا؟" راوی بیان کرتے ہیں ، گویا اُنھوں نے اُس کے معاملے کو کم تر سمجھا ۔ **آپ ﷺ نے فرمایا** :" مجھے اُس کی قبر بتاؤ ۔" اُنھوں نے بتا دیا تو آپ نے وہاں نماز جنازہ پڑھی ، پھر **آپ ﷺ نے فرمایا** :" یہ قبریں اپنے اصحاب پر اندھیروں سے بھری پڑی ہیں، اور بے شک اللہ میرے نماز جنازہ پڑھنے کے ذریعے اِنہیں مُنوّر فرما دیتا ہے ۔" Sahih Hadees

اگر نبیﷺ حاضر و ناظر تھے تو اُنہیں پتا ہونا چاہئے کہ میں کل اُس عورت کی قبر میں ساتھ تھا..!! اگر نبیﷺ حاضر و ناظر تھے تو اُس عورت کی وفات کی خبر کیوں نہ ہوئی؟؟؟ اگر نبیﷺ حاضر و ناظر تھے تو اُس عورت کی قبر کا کیوں پوچھا؟؟؟ اِس طرح کی بہت سی احادیث ہیں ---

اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "نبیﷺ کو اندر سے پتا تھا لیکن

ویسے ہی (اوپر اوپر) سے صحابہ سے پوچھا تھا" ...
تو ایسا جملہ بولنا ہی نبیﷺ کی شان میں گُستاخی ہے۔۔!! کیونکہ نبی سلیم الفطرت ہوتا ہے اور وہ جو ظاہر سے ہوتا ہے وہی باطن سے ہوتا ہے، جس کی گواہی اللہ پاک بھی دیتے ہیں کہ :
68 : سورۃ القلم 4
وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔
اور بیشک (محمدﷺ) بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔

اب آخری حدیث اور آیت بیان کی جائے گی، جس میں نبیﷺ خود فرما دیتے ہیں کہ میں جب تک ذندہ تھا تب تک لوگوں کا (گواہ، حاضر ناظر، نگران) تھا لیکن جب فوت ہو گیا تو صرف اللہ ہی حاضر و ناظر ہے۔۔

Sahih Bukhari Hadees # 3349, 3447
Sahih Muslim Hadees # 7201
Jam e Tirmazi Hadees # 3167
Mishkaat Hadees # 5535

نبی کریمﷺ نے فرمایا "تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بن ختنہ اٹھائے جاؤ گے ..... میرے اصحاب میں سے بعض کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں!، میرے اصحاب ہیں! لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد اِن لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا تھا۔ اُس وقت میں بھی وہی جملہ کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے
5 : سورۃ المائدۃ 117، 118 [ترجمہ: **کنزالایمان**]

مَا قُلۡتُ لَہُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِیۡ بِہٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبَّکُمۡ ۚ وَ کُنۡتُ عَلَیۡہِمۡ شَہِیۡدًا مَّا دُمۡتُ فِیۡہِمۡ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَ اَنۡتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ۔
اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَ اِنۡ تَغۡفِرۡ لَہُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

مَیں نے تو اُن سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمھارا بھی رب اور میں **اُن پر مطلع تھا جب تک اُن میں رہا** ، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا، تو تُو ہی اِن پر نگاہ رکھتا تھا ، اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔
اگر تُو اِنہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو اِنہیں بخش دے تو بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا Sahih Hadees

یہاں پر بھی 《شھید》 کا لفظ 'لغت کے معنی' میں آیا ہے ، 'اصطلاح کے معنی' میں نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے (حاضر و ناظر ہے).. کیونکہ پہلے والا 《شھید》 اصطلاحی طور پر تھا اِسی لئے اُمت کے لئے بھی بولا گیا کہ امت گواہ بنے گی، اُس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اُمت (یعنی ہم سب) بھی حاضر و ناظر ہیں!!!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں قُرآن و سنت کو سمجھ کر اُس پر عمل کرنے کی توفیق دے...(آمین)

《《《《《《《《《《《《 》》》》》》》》》》》》》

طالِب دُعا: **"فھد عثمان میر"**
فیس بُک لِنک:
www.facebook.com/chill.fish.1

Last modified: 2 Nov 2018